تقریر بابت اہل بیت
وقت 5-7منٹ

### ✿✿✿ تقریر ✿✿✿

# اُم المومنین حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

تُرۡجِیۡ مَنۡ تَشَآءُ مِنۡهُنَّ وَتُـُٔوِیۡۤ اِلَیۡكَ مَنۡ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابۡتَغَیۡتَ مِمَّنۡ عَزَلۡتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡكَ(الاحزاب:52)

ترجمہ:تُواُن میں سے جنہیں چاہے چھوڑ دے اور جنہیں چاہے اپنے پاس رکھ اور جنہیں تُو چھوڑ چکا ہے ان میں سے کسی کو اگر پھر (لینا) چاہے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔

تمہاری صبح حسین ہو رُخ سحر کی طرح
تمہاری رات منور ہو شب قمر کی طرح
کوئی بہشت کا پوچھے تو کہہ سکو ہنس کر
کہ وہ خوب جگہ ہے ہمارے گھر کی طرح

**معزز سامعین**!میری آج کی تقریر کا عنوان سیرت اُم المومنین حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا ہے۔

حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام زید بن عمرو بن خنافہ تھا۔ آپؓ کا تعلق مدینہ کے ایک یہودی قبیلہ بنو نضیر سے تھا۔پہلے بنو قریظہ کے ایک شخص حکم سے نکاح ہوا تھا، غزوۂ بنو قریظہ کے دوسرے دن یہودیوں کے ساتھ حکم بھی قتل کر دیا گیا، اس روز جو عورتیں اور بچے اسیر ہو کر آئے تھے ان ہی میں حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ حضرت ریحانہ بنت زید رضی اللہ عنہا سے متعلق دونوں روایتیں موجود ہیں، بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بطورِ کنیز اپنے پاس رکھا تھا اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو آزاد کرکے نکاح کر لیا تھا۔ لیکن زیادہ تر احادیث اور مؤرخین سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپؓ، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہی تھیں کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ریحانہؓ کا حق مہر بارہ اوقیہ چاندی ادا فرمایا تھا۔ آپؓ کے لیے دوسری ازواج مطہرات کی طرح علیحدہ سے رہائش کا انتظام کیا گیا تھا اور آپؓ کی باری مقرر فرمائی اور دوسری ازواج کی طرح باقاعدہ پردہ بھی کروایا تھا۔ روایات میں حضرت ریحانہؓ کی رخصتی کے بعد طلاق کا بھی ذکر ملتا ہے جو کہ ثابت کرتا ہے کہ آپؓ لونڈی نہیں تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ غلاموں اور کنیزوں کی آزادی کے حق میں تھے اس لیے آپؐ نے سورۃ الاحزاب کی آیت 52 کا فائدہ نہیں اٹھایا جس میں لونڈی رکھنے کی اجازت دی گئی تھی اور باقاعدہ حضرت ریحانہ کی اجازت سے اُن سے نکاح فرمایا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ

”اگر اس روایت کو تسلیم بھی کیا جاوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اپنی سرپرستی میں لے لیا تھا تو تب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے آزاد کرکے اُس کے ساتھ شادی فرمائی تھی اور اُسے لونڈی کے طور پر نہیں رکھا۔“

(سیرت خاتم النبیین صفحہ 605)

حضرت ریحانہ کی یہ شادی محرم 6ہجری میں اُمّ المنذر بنت قیس کے گھر میں ہوئی۔

**سامعین**!حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا کے قبولِ اسلام اور نکاح کے بارے میں دو روایتیں ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم چاہو تو اسلام قبول کر لو اور چاہو تو اپنے مذہب پر قائم رہو اور اگر اسلام قبول کر لو تو مَیں تمہیں اپنے پاس رکھوں گا لیکن انہوں نے اپنے مذہب کو ترجیح دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے رویہ

سے بہت رنج ہوا۔ آپ نے ریحانہ کو اپنے حال پر چھوڑ دیا۔ ایک دفعہ آپ صحابہ کرام کی جماعت کے درمیان رونق افروز تھے۔ ثعلبہ بن سعیہ رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا کے قبولِ اسلام کی خوشخبری سنائی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور حضرت ریحانہؓ کو اپنے نکاح میں لے لیا۔

(طبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 8 صفحہ 131 بیروت)

دوسری روایت کے مطابق حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کرتی ہوں۔

(ابنِ سعد جلد 8 صفحہ 93)

خدائے تعالیٰ نے آپ کو حسنِ صورت اور حسنِ سیرت دونوں سے نوازا تھا۔

(اصابہ جلد 4 صفحہ 309)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ہر فرمائش پوری کرتے تھے۔ آپؓ سلیقہ شعار اور خوب صورت خاتون تھیں اور اس کے ساتھ قبولِ اسلام کے بعد آپؓ نے خود کو اسلام کے سانچے میں مکمل طور پر ڈھال لیا تھا لیکن حضرت ریحانہ، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حد محبت کرتی تھیں اس لئے دوسری ازواج مطہرات سے ناقابلِ حد تک غیرت رکھتی تھیں جس کی وجہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو طلاق دے دی تھی لیکن حضرت ریحانہؓ اس کو بھی برداشت نہ کر سکیں اور اس قدر روئیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ طلاق واپس لینی پڑی۔

(طبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 8 صفحہ 130)

اور آپؓ نے دوبارہ رجوع کر لیا جس کی اجازت سورۃ الاحزاب آیت 52 میں جو کہ خاکسار نے ابتداء میں تلاوت کی تھی دی گئی ہے۔
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے حضرت صفیہؓ کے علاوہ حضرت ریحانہؓ بھی یہودی خاندان میں سے تھیں۔ اُمّ المومنین حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا کی وفات 10 ہجری میں ہوئی جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے تھے۔ آپؓ کا جنازہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پڑھایا اور جنت البقیع میں آپؓ کی تدفین ہوئی۔

(طبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 8 صفحہ 130)

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لیے

(کمپوز ڈبائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡